سوال

(60)ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا لقب

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک آدمی چالیس سال تک کبھی نماز پڑھتا تھا اور کبھی نہیں پڑھتا تھا، اب وہ پابندی سے نماز پڑھتا ہے، اس کی جو نمازیں رہ گئی ہیں، ان کے متعلق کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ بنت صدیق، طیبہ زوجہ، طیب۔ حبیبہ، حبیب اللہ، حضرت ابو بکر صدیق کی صاحبزادی تھیں۔ آپ کا لقب صدیقہ اور کنیت ام عبداللہ تھی ان کی والدہ محترم کا نام زینب ام رومان تھا جن کا سلسلہ نسب نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں کنانہ سے مل جاتا ہے۔

بعض روایات ایسی بھی ملتی ہیں جن میں آپ کے (الحمیراء) لقب کا تذکرہ ملتا ہے، اور روافض اس لقب کو لیکر امی عائشہ صدیقہ پر طعن کرتے ہیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ امام ابن قیم نے ایسی تمام روایات کو ضعیف قرار دیا ہے، جن میں لقب کے الفاظ موجود ہیں، وہ اپنی کتاب (المنار المنیف فی الصحیح والضعیف صفحہ 60) میں فرماتے ہیں۔

«وَكُلُّ "حَدِيثٍ فِيهِ "يَا حُمَيْرَاءُ "أَوْ ذِكْرُ "الْحُمَيْرَاءِ "فَهُوَ كَذِبٌ مُخْتَلَقٌ »

ہر وہ حدیث جس میں (یا حمیراء) یا (الحمیراء) کے الفاظ ہیں، وہ من گھڑت جھوٹ ہے۔

لیکن اگر اس لقب کو بھی تسلیم کر لیا جائے تو اس معنی سرخی مائل سفیدی کے ہونگے۔ چونکہ آپ کا رنگ سرخی مائل سفید تھا، لہذا نبی کریم پیار سے انہیں (الحمیراء) کے لقب سے پکارا کرتے تھے۔ اور یہ بات شیعہ کی کتب میں بھی موجود ہے۔

شیعہ عالم محمد بن علی التبریزی الانصاری اپنی کتاب اللمعة البیضاء میں لکھتا ہے۔

واطلاق حمیراء علی عائشة لکونها بیضاء

حضرت عائشہ کو حمیراء کہا جاتا تھا، کیونکہ آپ گوری تھیں۔

اللمعة البیضاء ص 201

مجلسی اپنی کتاب بحار الانوار میں کتاب المحاسن کی ایک روایت درج کرنے کے بعد کہتا ہے

بیان: الحمیراء لقب عایشۃ

بیان : حمیرا حضرت عائشہ کا لقب ہے۔

بحار الانوار ج63 ص430

یہی مجلسی، شیعوں کا رئیس المحدثین، اپنی کتاب مراۃ العقول میں کہتا ہے

أنہ صلی اللہ علیہ وآلہ کان یحب عائشۃ لحسنہا وجمالہا

حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ سے آپ کے حسن وجمال کی وجہ سے محبت کرتے تھے۔

مراۃ العقول ج21 ص233

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ ہمارے اذہان وقلوب کو امہات المؤمنین، آل بیت اور تمام صحابہ کی محبت سے لبریز کردے۔ آمین

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی بن باز رحمہ اللہ

جلد دوم